

221

آیات نمبر 102 تا 111 میں وضاحت کہ یہ واقعہ جو مشرکین مکہ اور یہود کی فرمائش پر سنایا گیا ہے، غیب کی خبروں میں سے تھا لیکن یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ یہ قرآن تو تمام اقوام عالم کے لئے نصیحت ہے۔ آخرت کا گھر تو ان ہی لوگوں کا اچھا ہو گا جو اللہ سے ڈرتے رہے۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ اے پیغمبر (ﷺ)! یہ واقعہ غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم آپ کی طرف وحی کے ذریعہ بھیج رہے ہیں وَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَ هُمْ يَمْكُرُوْنَ وگرنہ آپ تو یوسف کے بھائیوں کے پاس اس وقت موجود نہ تھے جب انہوں نے یوسف کے خلاف مکر و فریب کی ایک سازش پر اتفاق کر لیا تھا ﴿۱۰۲﴾ وَ مَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَ لَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ اور خواہ آپ کتنی ہی خواہش کریں ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں کفار مکہ نے حضرت یوسف کے جس واقعہ کے بارے میں دریافت کیا تھا، وہ انہیں سنا دیا گیا ہے لیکن وہ پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے ﴿۱۰۳﴾ وَ مَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ حالانکہ آپ ان کی خیر خواہی کے لئے اس دعوت و تبلیغ پر ان سے کوئی صلہ تو نہیں مانگتے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ اور یہ قرآن تو تمام اقوام عالم کے لئے ایک نصیحت ہے ﴿۱۰۴﴾ [رکوع [۱۱]] وَ كَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَ هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ آسمانوں اور زمین میں اللہ کی قدرت و حکمت کی کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر سے یہ لوگ گزر جاتے ہیں لیکن نظر اٹھا کر بھی

نہیں دیکھتے ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ اور ان میں سے اکثر لوگ اللہ کو مانتے بھی ہیں تو اس طرح کہ اس کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک ٹھہراتے ہیں ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ پھر کیا یہ لوگ اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ اللہ کے عذاب کی کوئی آفت ان پر چھا جائے یا ان پر اچانک قیامت آ جائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ﴿۱۰۷﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣعَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میرا طریقہ تو یہی ہے کہ میں اور میرے پیروکار اپنی پوری بصیرت کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے ہرگز نہیں ہوں ﴿۱۰۸﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ سے پہلے ہم نے مختلف بستیوں میں جو پیغمبر بھیجے، وہ سب انہی بستیوں کے رہنے والے انسانوں میں سے تھے اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ تو کیا ان لوگوں نے زمین میں گھوم پھر کر نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے گزری ہوئی نافرمان قوموں کا کیا انجام ہوا وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ آخرت کا گھر تو ان ہی لوگوں کا اچھا ہو گا جو اللہ سے ڈرتے رہے اور تقویٰ کی روش اختیار کی، تو کیا تم لوگ

اتنی سی بات بھی نہیں سمجھتے؟ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ پہلے بھی یہی ہوتا رہا کہ جب رسول اپنی قوم سے مایوس ہو گئے اور قوم نے یہ سمجھا کہ ان سے کیا گیا عذاب کا وعدہ جھوٹا تھا تو اچانک عذاب کی شکل میں ہماری مدد آ پہنچی پھر ہم نے جسے چاہا عذاب سے بچا لیا وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ اور جب مجرموں پر ہمارا عذاب آ جاتا ہے تو پھر اسے روکا نہیں جا سکتا ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ بلاشبہ گزری ہوئی قوموں کے ان قصوں میں عقل والوں کے لئے بڑی عبرت کا سامان موجود ہے مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ یہ قرآن ایسا کلام نہیں جو اپنے پاس سے گھڑ لیا جائے بلکہ یہ تو ان آسمانی کتابوں کی تصدیق ہے جو اس سے پہلے نازل ہوئی ہیں اور ایمان لانے والوں کے لئے اس میں ہر چیز کی تفصیل موجود ہے اور یہ ان لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت کا ذریعہ بھی ہے ﴿۱۱۱﴾ ع رکوع [۱۲]

قرآن میں بیان کئے گئے تمام قصص کی طرح اس قصہ کا مقصد بھی لوگوں کو دعوت غور و فکر اور عبرت و نصیحت کا سامان مہیا کرنا ہے۔ اس میں دئے گئے کچھ غور طلب نکات یہ ہیں:

شیطان انبیاء پر بھی اپنا وار کرنے سے نہیں چوکتا، لیکن اللہ اپنے نیک اور پرہیزگار بندوں کی خاص مدد فرما کر انہیں شیطان کے وار سے بچا لیتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانہ میں بھی اپنے ساتھیوں کو اللہ کی وحدانیت ہی کی دعوت دی۔ اللہ خیانت کرنے والوں کے مکر

وفریب کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ اللہ نیکی کرنے والوں کو دنیا میں بھی اجر عطا کرتا ہے اور آخرت کا اجر تو اس سے بہت زیادہ بہتر ہو گا۔ بے شک اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیئے، اس کی مشئیت سے بچانے والا کوئی نہیں، وہ اپنی مشئیت کو غیر محسوس تدبیروں سے پورا کرتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے تو انہیں ختم کرنے کی سازش کی لیکن اللہ نے مصر کی حکومت عطا فرمادی۔ آخرت میں جنت کا گھر تو صرف انہی لوگوں کو ملے گا جو اللہ سے ڈرتے رہے اور تقویٰ کی روش اختیار کی۔

اس سورت کا ایک پہلو اور بھی ہے کہ اس قصہ اور رسول اللہ ﷺ کے حالات میں بڑی مماثلت ہے۔ حضرت یوسف کی طرح رسول اللہ ﷺ کو قریش مکہ نے پہلے قتل کرنے کی سازش کی، پھر انہیں مکہ میں اپنا گھر چھوڑ کر جلا وطن ہونا پڑا۔ انہیں بھی مدینہ جا کر اللہ نے حکومت عطا کی اور بالآخر فتح مکہ کے موقع پر قریش مکہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اسی طرح شرمسار کھڑے تھے جس طرح ایک دن مصر میں یوسف علیہ السلام کے بھائی ان کے سامنے سر جھکائے کھڑے تھے۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ان سے یہی فرمایا کہ آج میں تمہیں وہی جواب دیتا ہوں جو یوسف نے اپنے بھائیوں کو دیا تھا کہ آج تم پر کوئی گرفت نہیں، جاؤ تمہیں معاف کیا۔